

دیدہ بصیرت میں جلا بخشنے والے کی روشنی اور ہدایت کرنے والے کے حکم کی فرمانبرداری سے سلامتی کی راہ پالیتا ہے اور ہدایت کے دروازوں کے بند اور وسائل و ذرائع کے قطع ہونے سے پہلے ہدایت کی طرف بڑھ جاتا ہے، توبہ کا دروازہ کھلواتا ہے اور (پھر) گناہ کا دھبہ اپنے دامن سے چھڑاتا ہے۔ وہ سیدھے راستے پر کھڑا کر دیا گیا ہے اور واضح راہ سے بتادی گئی ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۲۱۳)

امیر المؤمنین کے وہ دعائیہ کلمات جو اکثر آپ کی زبان پر جاری رہتے تھے تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے مجھے اس حالت میں رکھا کہ نہ مردہ ہوں، نہ بیمار، نہ میری رگوں پر برص کے جراثیم کا حملہ ہوا ہے، نہ برے اعمال (کے نتائج) میں گرفتار ہوں، نہ بے اولاد ہوں، نہ دین سے برگشتہ، نہ اپنے پروردگار کا منکر ہوں اور نہ ایمان سے متوحش، نہ میری عقل میں فتور آیا ہے اور نہ پہلی اُمتوں کے سے عذاب میں مبتلا ہوں۔ میں اس کا بے اختیار بندہ اور اپنے نفس پرستم ران ہوں۔ (اے اللہ!) تیری جنت مجھ پر تمام ہو چکی ہے اور میرے لئے اب عذر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ خدایا! مجھ میں کسی چیز کے حاصل کرنے کی قوت نہیں سوا اس کے کہ جو تو مجھے عطا کر دے اور کسی چیز سے بچنے کی سکت نہیں سوائے اس کے کہ جس سے تو مجھے بچائے رکھے۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں کہ تیری ثروت کے باوجود فقیر و تہی دست رہوں یا تیری رہنمائی کے ہوتے ہوئے بھٹک جاؤں یا تیری سلطنت میں رہتے ہوئے ستایا جاؤں یا ذلیل کیا جاؤں، جبکہ تمام اختیارات تجھے حاصل ہیں۔

خدایا! میری ان نفس چیزوں میں جنہیں تو چھین لے گا،

وَ أَصَابَ سَبِيلَ السَّلَامَةِ بِبَصَرٍ
مَنْ بَصَرَهُ، وَ طَاعَةَ هَادٍ أَمْرَهُ،
وَ بَادَرَ الْهُدَى قَبْلَ أَنْ تُغْلَقَ أَبْوَابُهُ، وَ
تُقَطَعَ أَسْبَابُهُ، وَ اسْتَفْتَحَ التَّوْبَةَ، وَ أَمَاطَ
الْحَوْبَةَ، فَقَدْ أُقِيمَ عَلَى الطَّرِيقِ، وَ هُدِيَ
نَهْجَ السَّبِيلِ.

-----☆☆-----

(۲۱۳) وَمِنْ دُعَائِهِ

كَانَ يَدْعُو بِهِ غَالِبًا كَثِيرًا
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُصْبِحْ بِي مَيِّتًا وَلَا
سَقِيمًا، وَلَا مَضْرُوبًا عَلَى عُرْوَتِي بِسَوْءٍ،
وَلَا مَأْخُوذًا بِأَسْوَأِ عَمَلِي، وَلَا مَقْطُوعًا
دَابِرِي، وَلَا مُرْتَدًّا عَنِ دِينِي،
وَلَا مُنْكَرًا لِرَبِّي، وَلَا مُسْتَوْحِشًا مِّنْ
إِيْبَانِي، وَلَا مُلْتَبِسًا عَقْلِي، وَلَا مُعَذَّبًا
بِعَذَابِ الْأَمَمِ مِنْ قَبْلِي. أَصْبَحْتُ عَبْدًا
مَمْلُوكًا ظَالِمًا لِنَفْسِي، لَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَ لَا
حُجَّةَ لِي. وَ لَا اسْتَطْبِعُ أَنْ أُخَذَ إِلَّا مَا
أَعْطَيْتَنِي، وَ لَا اتَّقَى إِلَّا مَا وَقَيْتَنِي.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَفْتَقَرَ
فِي غِنَاكَ، أَوْ أَضِلَّ فِي هُدَاكَ،
أَوْ أُضَامَرَ فِي سُلْطَانِكَ، أَوْ أُضْطَهَدَ
وَ الْأَمْرُ لَكَ!

اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَفْسِي أَوَّلَ كَرِيمَةٍ

میری روح کو اڈولیت کا درجہ عطا کر اور مجھے سوچی ہوئی ان امانتوں میں جنہیں تو پلٹالے گا اسے پہلی امانت قرار دے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ کے طلبگار ہیں اس بات سے کہ تیرے ارشاد سے منہ موڑیں، یا ایسے فتنوں میں پڑ جائیں کہ تیرے دین سے پھر جائیں، یا تیری طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو قبول کرنے کے بجائے نفسانی خواہشیں ہمیں برائی کی طرف لے جائیں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۱۴)

صفین کے موقع پر فرمایا

اللہ سبحانہ نے مجھے تمہارے امور کا اختیار دے کر میرا حق تم پر قائم کر دیا ہے اور جس طرح میرا تم پر حق ہے ویسا ہی تمہارا بھی مجھ پر حق ہے۔ یوں تو حق کے بارے میں باہمی اوصاف گنوانے میں بہت وسعت ہے، لیکن آپس میں حق و انصاف کرنے کا دائرہ بہت تنگ ہے۔ دو آدمیوں میں اس کا حق اس پر اسی وقت ہے جب دوسرے کا بھی اس پر حق ہو اور اس کا حق اس پر جب ہی ہوتا ہے جب اس کا حق اس پر بھی ہو۔

اور اگر ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کا حق تو دوسروں پر ہو لیکن اس پر کسی کا حق نہ ہو تو یہ امر ذات باری کیلئے مخصوص ہے نہ اس کی مخلوق کیلئے، کیونکہ وہ اپنے بندوں پر پورا تسلط و اقتدار رکھتا ہے اور اس نے تمام ان چیزوں میں کہ جن پر اس کے فرمان قضا جاری ہوئے ہیں، عدل کرتے ہوئے (ہر صاحب حق کا حق دے دیا ہے) اس نے بندوں پر اپنا یہ حق رکھا ہے کہ وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور اس نے محض اپنے فضل و کرم اور اپنے احسان کو وسعت دینے کی بنا پر کہ جس کا وہ اہل ہے ان کا کئی گنا اجر قرار دیا ہے۔

تَنْتَزِعُهَا مِنْ كَرِّ آيَتِي، وَ أَوَّلَ وَدِيْعَةٍ تَرْتَجِعُهَا مِنْ وَدَّ آيِعِ نَعِيكَ عِنْدِي!.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَذْهَبَ عَنْ قَوْلِكَ، أَوْ نُفْتَتِكَ عَنْ دِينِكَ، أَوْ تَتَابَعَ بِنَا أَوْ أَوْنَا دُونَ الْهُدَى الَّذِي جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ!.

-----☆☆-----

(۲۱۴) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خَطْبَهَا بِصِفِّينَ

أَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِي عَلَيْكُمْ حَقًّا بِوِلَايَةِ أَمْرِكُمْ، وَ لَكُمْ عَلَيَّ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لِي عَلَيْكُمْ، فَالْحَقُّ أَوْسَعُ الْأَشْيَاءِ فِي التَّنَاصُفِ، وَ أَضْيَقُهَا فِي التَّنَاصُفِ، لَا يَجْرِي لِأَحَدٍ إِلَّا جَرَى عَلَيْهِ، وَ لَا يَجْرِي عَلَيْهِ إِلَّا جَرَى لَهُ.

وَلَوْ كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْرِيَ لَهُ وَ لَا يَجْرِيَ عَلَيْهِ، لَكَانَ ذَلِكَ خَالِصًا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ دُونَ خَلْقِهِ، لِقُدْرَتِهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَ لِعَدْلِهِ فِي كُلِّ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ صُرُوفُ قَضَائِهِ، وَ لِكِنَّهُ جَعَلَ حَقَّهُ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُطِيعُوهُ، وَ جَعَلَ جَزَاءَهُمْ عَلَيْهِ مُضَاعَفَةً الثَّوَابِ تَفْضُلًا مِنْهُ، وَ تَوْسَعًا بِمَا هُوَ مِنَ الْمَزِيدِ أَهْلُهُ.